بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۶ شہادت ۱۳۴۶ ہش ۵ محرم ۱۳۸۷ھ ۱۶ اپریل ۱۹۶۷ء | نمبر ۸۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک انسان کا دل ایمان نہ لائے اسے نجات نہیں مل سکے گی

دل کا ایمان لانا یہی ہے کہ وہ عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت دے

"خوب یاد رکھنا چاہیئے اگر کوئی شخص زبان سے کہتا ہے کہ مَیں خدا کو وحدہ لا شریک مانتا ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتا ہوں اور ایسا ہی اور ایمانی امور کا قائل ہوں لیکن اگر یہ اقرار صرف زبان ہی تک ہے اور دل معترف نہیں تو یہ زبانی باتیں ہونگی اور نجات اس سے نہیں مل سکے گی جب تک انسان کا دل ایمان نہ لانے اور اس کا ایمان لانا یہی ہو گا کہ وہ عملی حالت میں ان امور کو ظاہر کر دے اس وقت تک کوئی بات بنتی نہیں۔

مَیں سچ کہتا ہوں کہ اصل مراد تبھی حاصل ہوتی ہے جب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو اور درحقیقت دنیا پر دین کو مقدم کر دے۔ یاد رکھو مخلوق کو انسان دھوکہ دے سکتا ہے اور لوگ یہ دیکھ کر کہ پنج وقت نماز پڑھتا ہے یا اور نیکی کے کام کرتا ہے دھوکہ کھا سکتے ہیں مگر خدا تعالےٰ دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ اس لئے اعمال میں ایک خاص اخلاص ہونا چاہیئے یہی ایک چیز ہے جو اعمال میں صلاحیت اور خوبصورتی پیدا کرتی ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۲، ۱۰۳)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کا جسدِ خاکی سپردِ خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی

ربوہ ۱۵ اپریل۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے دیرینہ طبی خادم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ (جنہوں نے مورخہ ۱۳ اپریل کو بعمر اسّی سال وفات پائی تھی) کا جسدِ خاکی کل مورخہ ۱۴ اپریل بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

کل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ناسازی طبع کے باوجود نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جس میں ہزاروں کی تعداد میں مقامی احباب اور بیرونجات سے آئے ہوئے احباب نے شرکت کی۔ چونکہ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی دو صاحبزادیوں نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد اکرم شاہ صاحب اور تمیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالشکور صاحب ایم ایس سی نے اسی شام سرگودھا خاص سے آنا تھا۔ اس لئے ان کے ربوہ پہنچنے پر تدفین بعد نماز عشاء عمل میں آئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، مقامی احباب نیز لاہور، کراچی، راولپنڈی، سرگودھا، لائل پور اور بعض دوسرے مقامات کے احباب جنازہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ تک گئے۔ قبر تیار ہونے پر سیدنا حضرت امیر المومنین نے قصرِ خلافت سے وہاں تشریف لا کر قبر پر دعا کرائی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے جملہ صاحبزادگان، صاحبزادیاں، دامادان اور بیرونجات کے بہت سے احباب تدفین سے قبل ربوہ پہنچ گئے تھے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو مورخہ ۱۳ اپریل کی شام کو محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر نگرانی مکرم سید مبارک سرور شاہ صاحب، مکرم مولوی نذر احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے غسل دیا۔ نیز عبدالباری قیوم صاحب شاہد اور عزیز منظور احمد خان نے ان کا ہاتھ بٹایا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقامِ قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں اللہ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۵ اپریل — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت ہائی بلڈ پریشر اور دردِ سر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ ربوہ ۱۵ اپریل۔ کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نماز جمعہ کے لئے مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ ناسازی طبع کے باعث حضور نے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کو خطبہ پڑھنے اور نماز پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ محترم مولانا صاحب موصوف نے نماز باجماعت کی اہمیت پر خطبہ دیا جس میں آپ نے قرآن مجید کی آیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں نماز باجماعت کی اہمیت کو بہت مؤثر انداز میں واضح فرمایا۔ خطبہ کے بعد آپ نے نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ اور محترم محمد شریف صاحب (آف دارالعلوم ربوہ) ابن حضرت صوفی غلام نبی صاحب مرحومؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مکرم چوہدری علی محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ درگانوالی ضلع سیالکوٹ کو بطور امیر حلقہ درگانوالی ضلع سیالکوٹ تا ۳۰-۴-۶۸ منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۷ء

احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟

سید ابو الحسن علی صاحب ندوی نے اپنی تصنیف "قادیانیت" کے آخری باب کا عنوان قادیانیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟" آپ نے اس باب میں اس زمانہ کے مسلمانوں کے اخلاق کا ذکر کرکے بتایا ہے کہ اندرونی طور پر مسلمان شرک وغیرہ کی رسومات در آئی تھیں اور جاہلیت کے آثار موجود ہو گئے تھے۔ اور بیرونی طور پر وہ مغربی تہذیب سے مرعوب ہو کر اسلام سے متنفر ہوتے جاتے تھے۔ اور نئی تہذیب کی برائیوں کو اپناتے چلے رہے تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"بدعات کا گھر گھر چرچا تھا۔ خرافات اور توہمات کا دور دورہ تھا....

اسی کے ساتھ بیرونی حکومت اور مادہ پرست تہذیب کے اثر سے مسلمانوں میں ایک خطرناک اجتماعی انتشار اور افسوسناک اخلاقی زوال رونما تھا۔ اخلاقی انحطاط فسق و فجور کی حد تک تعیش و اسراف نفس پرستی کی حد تک حکومت و اہلِ حکومت سے مرعوبیت ذہنی غلامی اور ذلت کی حد تک مغربی تہذیب کی نقالی اور حکمران قوم (انگریز) کی تقلید کفر کی حد تک پہنچ رہی تھی"۔ (ص۱)

آپ یہاں یہ بھی بتاتے ہیں کہ اس وقت کس قسم کے مصلح کی ضرورت تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ صورتِ حالی ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضہ کر رہی تھی جو اسلامی معاشرہ کے اندر جاہلیت کے اثرات کا مقابلہ اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے جو پوری وضاحت اور جرأت کے ساتھ توحید و سنت کی دعوت دے۔ اور اپنی پوری قوت کے ساتھ الا الدین الخالص کا نعرہ بلند کرے ...... جو اس اخلاقی و ذہنی انحطاط کی بڑھتی ہوئی رو کو روکے اور اس خطرناک رجحان کا مقابلہ کرے جو محکومیت و غلامی کے اس دور میں پیدا ہو گیا تھا"۔ (قادیانیت نے عالم اسلام کو کیا دیا ص۱۱)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"اس سب کے علاوہ اور اس سب سے بڑھ کر عالم اسلام کی سب سے بڑی ضرورت یہ تھی کہ انبیاء علیہم السلام کے طریق دعوت کے مطابق اس امت کو ایمان اور عمل صالح اور اس کی صحیح اسلامی زندگی اور سیرت کی دعوت دی جائے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت، دشمنوں پر غلبہ اور دین و دنیا میں فلاح و سعادت اور سربلندی کا وعدہ فرمایا ہے۔" (ایضاً ص۱۱)

اگر سید صاحب کھلے دل سے احمدیت کا مطالعہ کرتے اور الیاس برنی اور دیگر مخالفین کی کتابوں سے استفادہ کرکے اپنی کتاب تصنیف کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوتے بلکہ بطور خود انصاف اور اپنے علمی وقار کو مدنظر رکھ کر بے رو رعایت کسی نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش فرماتے تو ہمیں یقین ہے کہ آپ یہ تمام باتیں صرف اور صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں موجود پاتے۔

سید صاحب کا دیباچہ میں یہ دعوے کہ انہوں نے احمدیہ لٹریچر پڑھ کر اپنی کتاب تصنیف کی ہے ہمارے نزدیک مشکوک ہے۔ ہم پوچھ سکتے ہیں کہ آپ نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کیا ہے۔ کیا آپ نے آئینہ کمالات اسلام او حقیقۃ الوحی پڑھی ہیں۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیکچر "احمدیت کا پیغام" سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔

"آپ کوئی نیا پیغام دنیا کے لئے نہیں لائے مگر وہی پیغام جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سنایا تھا مگر دنیا اسے بھول گئی۔ وہی پیغام جو قرآن کریم ۲

حدیث النبی

صحت اور امن خدا کی بڑی نعمتیں ہیں

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعمتان مغبونٌ فیہما کثیرٌ من الناس الصحۃ والفراغ

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے۔ ایک صحت اور دوسری امن"۔

(بخاری کتاب الاستئذان)

۲ نے پیش کیا تھا مگر دنیا نے اس کی طرف سے منہ موڑ لیا۔ اور یہی وہ پیغام ہے کہ تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ اس نے انسان کو اپنی محبت اور تعلق کے لئے پیدا کیا ہے۔ اپنی صفات کو اس کے ذریعے ظاہر کرنے کے لئے اسے بنایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے واذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ (سورۃ بقرہ) پس آدم اور اس کی نسل خدا تعالیٰ کی خلیفہ یعنی اس کی نمائندہ ہے وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس تمام بنی نوع انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی صفات کے مطابق بنائیں۔ اور جس طرح ایک نمائندہ اپنے تمام کاموں میں اپنے موکل کی طرف بار بار متوجہ ہوتا ہے۔ اور ایک غلام ہر نیا قدم اٹھانے سے پہلے اپنے آقا کی طرف دیکھتا ہے۔ اسی طرح انسان کا بھی فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی ہر دم اور ہر کام میں راہ نمائی کرے۔ اور تمام چیزوں سے زیادہ وہ اس کا محبوب ہو اور تمام باتوں میں وہ اس پر توکل کرنے والا ہو۔ اور اسی فرض کو پورا کروانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں آئے۔ ان کا یہ کام تھا کہ وہ دنیا دار لوگوں کو دیندار بنائیں۔ اسلام کی حکومت دلوں پر قائم کریں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر اپنے روحانی تخت پر بٹھائیں جس تخت پر سے اتارنے کے لئے شیطانی طاقتیں اندرونی اور بیرونی حملے کر رہی ہیں۔

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسلمانوں کو قشر کی بجائے مغز کی طرف توجہ دلائی اور اس بات پر زور دیا کہ احکام کا ظاہر بھی نہایت اہم اور ضروری ہے لیکن بغیر باطن کی طرف توجہ کرنے کے انسان کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ نے ایک جماعت قائم کی اور عہد بیعت میں یہ شرط مقرر کی کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ درحقیقت یہی مرض تھی جو مسلمانوں کو گھن کی طرح کھا رہی تھی باوجود اس کے کہ دنیا ان کے ہاتھوں سے چھٹ چکی تھی۔ پھر بھی دنیا ہی کی طرف ان کی توجہ جاتی تھی۔ اسلام کی ترقی کے معنی ان کے نزدیک مسلمان کہلانے والوں کی تعلیم اور ان کی تجارت کی ترقی تھی۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں اس لئے نہیں آئے تھے کہ لوگ مسلمان کہلانے لگ جائیں۔ بلکہ آپ لوگوں کو حقیقی مسلمان بنانے آئے تھے۔ جس کی تعریف قرآن کریم نے فرمائی ہے کہ من اسلم وجہہ للہ وہ اپنے سارے وجود کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے اور اپنی دنیوی حاجات کو دینی حاجات کے تابع کر دے"۔

(احمدیت کا پیغام ص ۳۶/۳۷)

دارالافتاء

چند سوال اور اُن کے جواب

(محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم افتاء)

سوال :۔

ایک نومسلم خصوصاً نو احمدی کو اپنا نیا اسلامی نام اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ کیا ختنہ کرانا بھی ضروری ہے نیز ختنہ کے حکم کے بارہ میں قرآن کریم نے کیوں خاموشی اختیار کی ہے۔

جواب :۔

مسلمان بچہ کا ختنہ کرنا مسنون ہے لیکن اگر کوئی شخص بڑی عمر میں اسلام لائے تو اس کے لئے ختنہ کرانا ضروری نہیں کیونکہ کسی صحیح اور معتبر حدیث یا تاریخ میں یہ تصریح موجود نہیں ہے کہ بڑی عمر کے عجمی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں ایمان لائے تو ان کو ختنہ کرانے کے لئے مجبور کیا گیا بلکہ اس کے برعکس حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کئی رومی اور حبشی مسلمان ہوئے لیکن ختنہ کے بارہ میں نہ اُن سے پوچھ گچھ کی گئی نہ ہی انہیں اس کا حکم دیا گیا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں :۔

حدثنا محمد قال اخبرنا
عبد اللہ قال اخبرنا معتمر
قال حدثنی سالم ابن
ابی الذیال وکان صاحب
حدیث قال سمعت الحسن
یقول اما تعجبون لھذا
یعنی مالک بن المنذر
عمد الی شیوخ من
اھل کسکر اسلموا
ففتشھم فامر بھم
فختنوا وھذا الشتاء
فبلغنی ان بعضھم مات
ولقد اسلم مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
الرومی والحبشی فما
فتشوا عن شیء۔

(کتاب الادب المفرد باب الختان للکبیر صہ ۱۸۳)

اسی طرح حضرت ابن المنذر کہتے ہیں :۔

"لیس فی الختان خبر
یرجع الیہ ولا سنۃ
تتبع"

(نیل الاوطار $\frac{113}{1}$)

یعنی بڑے آدمی کا ختنہ کرانے کے بارہ میں کوئی ایسی حدیث نہیں جو مستند اور معتبر ہو اور نہ ہی یہ واجب الاتباع سنت ہے۔

علاوہ ازیں ختنہ سنت ہے اور ستر عورت فرض ہے۔ پس ایک سنت پر عمل کرنے کے لئے فرض کو کیسے ترک کیا جا سکتا ہے ہاں اگر کوئی شخص خود اپنا ختنہ کر لے یا بصورت بیماری کسی ڈاکٹر سے کرائے تو یہ جائز ہے۔

ختنہ کے رواج کا قرآن کریم نے علی الاجمال ذکر کیا ہے کیونکہ قرآن نے "ثم اوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین" (نحل $\frac{16}{124}$) میں ملتِ ابراہیمی کی پیروی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کو حکم دیا ہے اور ختنہ بھی سنتِ ابراہیمی میں شامل ہے جیسا کہ تورات اور احادیثِ نبویہ مثلاً

"عن ابی ھریرۃ رضؓ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال الفطرۃ خمس
الختان والاستحداد
ونتف الابط وقص
الشارب وتقلیم الاظفار"۔

(صحیح بخاری $\frac{931}{2}$)

سے ثابت ہے۔ باقی چونکہ یہ ایک معاشرتی مسئلہ تھا اس کی اہمیت صرف ضمنی تھی اور اس کا اصول سے کوئی تعلق نہیں تھا اس لئے قرآن کریم میں الگ طور زیر بحث اس کے ذکر کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

سوال :۔

نومسلمہ کے لئے ختنہ کرانے کی کیا صورت ہوگی یہ وضاحت اس لئے ضروری ہے کہ میرے آبائی وطن فلپائن میں عورتوں کا ختنہ کر لیا جاتا ہے۔ مصر میں بھی عورتوں کے ختنہ کرانے کا رواج رہا ہے۔

جواب :۔

جیسا کہ میں اوپر بیان کر آیا ہوں بڑی عمر کے مرد یا عورت کا ختنہ ہمارے نزدیک ضروری نہیں خصوصاً عورت کے ختنہ کا تعلق تو صرف معاشرتی رواج اور ایک حد تک حفظانِ صحت سے ہے یہ کوئی ایسا شرعی مسئلہ نہیں کہ جس کی پابندی ضروری ہو گو بعض ممالک میں بھی ضرورت کے پیشِ نظر اس کا رواج ہے اور حدیثوں میں بھی اس لحاظ سے ذکر ہے جیسا کہ مسند احمد کی یہ روایت ہے :۔

"الختان سنۃ فی الرجال
ومکرمۃ فی النساء"

(بحوالہ نیل الاوطار $\frac{113}{1}$)

یعنی مردوں کا ختنہ سنت ہے اور عورتوں کے لئے یہ ایک معاشرتی شرف ہے۔

سوال :۔

مباشرت کے دوران میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی دعا سکھلائی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ایسی دعا جو اس پاکیزہ تعلق کے بابرکت ہونے میں ممد ہو اور اس طرح کرنے سے اولاد نیک پیدا ہونے کی امید کی جائے۔

جواب :۔

مباشرت اور صحبت کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جو دعا مروی ہے وہ دعا مع الفاظ حدیث یہ ہے :۔

عن ابن عباس قال قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لو ان احدھم اذا اراد
ان یاتی اھلہ قال :۔
"بسم اللہ۔ اللّٰھم
جنبنا الشیطان و
جنب الشیطان
ما رزقتنا"
فانہ ان یقدر بینھما
ولد فی ذلک لم یضرہ
شیطان ابدا"

(صحیح بخاری $\frac{945}{2}$ باب ما یقول اذا اتی اھلہ)

سوال :۔

کیا ایک سچا مسلمان تثلیثی عقیدہ رکھنے اور سؤر کھانے والی یا کسی اور غیر مسلمہ عورت سے شادی کر سکتا ہے۔

جواب :۔

ایک سچے مسلمان کی اصل کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ وہ ایک نیک مسلمان عورت سے شادی کرے اور اگر ایسی بیوی اسے میسر نہ آئے تو پھر نیک کردار کتابیہ (عیسائی یا یہودی) عورت سے شادی کرے تاہم اصولاً شرعی لحاظ سے اس امر کی اجازت ہے کہ ایک کتابیہ عورت سے شادی کی جائے قطع نظر اس کے کہ اس کتابیہ عورت کا اپنا عقیدہ کیا ہے یا وہ اپنے مذہب کی رو سے کس چیز کا کھانا حلال سمجھتی ہے اور کس کا حرام۔ کیونکہ اس کا تعلق اس کی اپنی ذات سے ہے ہونے والے خاوند پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

سوال :۔

ا۔ وفات کے وقت مسلمان کے لئے کونسی دعا پڑھی جاتی ہے۔

ب۔ کیا ایک تارک نماز یا ایسے مسلمان کا جنازہ پڑھا جا سکتا ہے جو اپنی زندگی میں مذہبی امور کی بجا آوری میں سنجیدہ نہ ہو۔

جواب :۔

ا۔ جب ایک مسلمان پر حالت نزع طاری ہو تو پاس والے کلمات خیر کہیں مثلاً

(ا) لا الٰہ الا اللہ پڑھیں

(ترمذی $\frac{117}{1}$)

(ب) ان میں سے کوئی خوش الحانی سے سورۂ یاسین کی تلاوت کرے۔

(ابوداؤد $\frac{445}{2}$)

(ج) نیز یہ ذکر کرنے کا بھی حکم ہے :۔

"انا للہ وانا الیہ
راجعون۔ اللّٰھم اجرنی
فی مصیبتی واخلف لی
خیراً منھا"

(صحیح مسلم $\frac{360}{1}$)

(۲) اصل حکم یہی ہے کہ مرنے والے مسلمان کا جنازہ پڑھا جائے۔ قطع نظر اس کے کہ اس کے اعمال کیا تھے۔ دراصل جنازہ ایک آخری حق ہے جو مرنے والے کا زندوں پر ہوتا ہے اور یہ اس کے حق میں دعا ہے اور دعا گنہگار کے لئے بھی اسی طرح جائز ہے جس طرح نیکوکار کے لئے۔ تاہم امامِ وقت یا اس کا کوئی نمائندہ اگر خود اسی وجہ سے جنازہ نہیں پڑھتا تاکہ دوسروں کو عبرت ہو اور دوسرے عام مسلمانوں کو کہہ دیتا ہے کہ وہ جنازہ پڑھ لیں تو یہ جائز ہے۔

سوال :۔

اگر ایک غیر مسلم ایک مسلمان کے ہاں یا اسلامی معاشرہ میں فوت ہو جاتا ہے اور اس کی نعش اس کے لواحقین کو دینا ممکن نہ ہو تو کیا مسلمان اس کے ذمہ دار ہیں کہ اس کی تکفین و تدفین کا انتظام اپنے طریق پر کریں؟

جواب :۔

اگر کوئی غیر مسلم کسی مسلمان کے ہاں یا اسلامی معاشرہ میں فوت ہو جائے اور اس کے لواحقین یا ہم مذہبوں کے لئے اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرنا ممکن نہ ہو تو جنازہ کے سوا تکفین و تدفین کا باقی انتظام مسلمان اپنے طریق پر کر سکتے ہیں۔ البتہ نہلانے کی ضرورت نہیں۔

سوال :۔

ایک شخص جو اپنی کسی قریبی رشتہ دار محرم عورت سے بدفعلی کا مرتکب ہو اسلام میں اس کے لئے کیا سزا مقرر ہے؟

جواب :-

جو شخص کسی عورت سے بدفعلی کا مرتکب ہو تو اسلامی قانون کے مطابق اس کی سزا سو کوڑوں سے اس کے علاوہ قانون ساز ادارہ ایسے مجرم کے لئے کسی سخت مثلاً موت کی سزا کا قانون بھی بنا سکتا ہے اس صورت کو اسلامی اصطلاح میں تعزیر کہتے ہیں جو ہیئت مقتدرہ کی صوابدید پر منحصر ہے۔

سوال :-

عیدالفطر کی تقریب کے فوراً پہلے یا معاً بعد صدقۃ الفطر دیا جا سکتا ہے یا پہلے دینا ہی ضروری ہے۔

جواب :-

عیدالفطر کی نماز سے پہلے اور بعد کسی وقت بھی صدقۃ الفطر دیا جا سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز پڑھنے سے پہلے ادا کیا جائے کیونکہ یہ صدقہ دراصل غریبوں کو عید کی خوشی میں شریک کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اس کی بہتر صورت یہی ہے کہ عید سے پہلے ادا کیا جائے تا کہ نادار لوگ بھی اپنی ضرورت کی چیزیں خرید کر عید کی خوشی میں شامل ہو سکیں۔ حدیث میں آتا ہے :-

عن ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر طهرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین فمن اداها قبل الصلاۃ فهی زکاۃ مقبولۃ ومن اداها بعد الصلاۃ فهی صدقۃ من الصدقات۔"

(ابوداؤد)

اس حدیث کی شرح میں نیل الاوطار میں لکھا ہے :-

"وقد ذهب الجمهور الی ان اخراجها قبل صلاۃ العید انما هو مستحب فقط وجزموا بانها تجزئ الی اخر یوم العید"

(نیل الاوطار ۱۸۴/۴)

سوال :-

جانوروں کی قربانی میں کیا حکمتیں ہیں حالانکہ یہ بھی ایک یہودی رسم ہے۔

جواب :-

اسلام میں جانور کی قربانی کرنے میں بے شمار حکمتیں بیان ہوئی ہیں اور یہ عبادت اسلام میں اس لئے نہیں مقرر کی گئی کہ یہ ایک یہودی رسم ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک بہت لمبی تاریخ ہے۔ دراصل یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کے دین کی اشاعت اور نیکی کے استحکام کے لئے جانی قربانی پیش کرنے کی ایک یادگار نشانی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے اور بڑھاپے کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خدا کی رضا کے لئے جنگل بیابان میں جا بسایا اور اس موقع پر جانور کی قربانی دی جو اس بات کی علامت تھی کہ جس طرح یہ جانور تیرے حکم سے میں قربان کر رہا ہوں اسی طرح تیرے حکم کے ماتحت اپنے بیٹے کو بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پس اس وقف کی یاد میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ بھی ہر سال قربانی کریں اور اس عہد کی تجدید کریں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کیا تھا۔

۲۔ جانوروں کی قربانی میں اس انقلاب کی طرف بھی اشارہ ہے جو انسانی قربانی کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ رونما ہوا۔ آپ سے پہلے انسان کو مذہبی استھانوں پر ذبح کرنا اللہ تعالیٰ کی عبادت و قرب کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا لیکن حضرت ابراہیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کرایا کہ اب یہ طریق عبادت منسوخ کر دیا گیا ہے اس کی بجائے جانور کی قربانی کی جائے اور اس کے پیچھے یہ روح کارفرما ہو کہ جب بھی خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے انسانی قربانی پیش کرنے کی ضرورت پیش آئے گی تو معروف طریق کے مطابق اس سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ گویا جانور کی قربانی انسان کے خاص طریق قربانی کے منسوخ ہونے اور دوسرا طریق جو زیادہ معقول اور نتیجہ خیز ہے جاری کرنے کی یادگار ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی وہ پہلے نبی ہیں جن کے ذریعہ اپنے پیاروں کے ذبح کرنے کے رواج کا خاتمہ کیا گیا اور ایک نئے دینی طریق فکر کی بنیاد ڈالی گئی۔

۳۔ جانوروں کی قربانیوں کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا اور پھر مقدس بانیٔ اسلام حضرت فخر رسل خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک باقاعدہ مذہبی سنت کی صورت دے کر اس کی تجدید فرمائی اور اسے اپنی امت میں تاکیدی ہدایت کے ساتھ جاری کیا۔ پس یہ کسی یہودی رسم کی پیروی نہیں بلکہ سنتِ نبویؐ کی اتباع ہے۔

ان قربانیوں کی ترتیب میں یہ لطیف حکمت بھی کارفرما ہے کہ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کو مالی قربانی کے علاوہ جانی قربانی کی بھی تربیت دی جائے تا کہ وہ دین و ملت کے بہادر سپاہی بن سکیں اور وقت آنے پر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اور کچے دھاگے ثابت نہ ہوں۔ اسی وجہ سے یہ پسند کیا گیا ہے کہ عام حالات میں قربانی کرنے والا شخص خود اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرے یا کم از کم اسے اپنی آنکھوں سے ذبح کرتے دیکھے۔

۴۔ قربانی اور اس کی حکمت کا ذکر خود قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں موجود ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :-

لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها ولکن یناله التقوی منکم"

(حج ۳۸/۵)

اسی قسم کے الٰہی ارشادات کی تفسیر میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث پیش کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری میں ہے :-

"عن البراء قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدأ به فی یومنا هذا ان نصلی ثم نرجع فنحر فمن فعل ذالک فقد اصاب سنتنا"

ایک دوسری جگہ فرمایا :-

من وجد سعۃً ولم یضح فلا یقربن مصلانا"

(مسند احمد ۳۲۱/۲)

یعنی جس شخص کو مالی لحاظ سے توفیق حاصل ہو اور پھر وہ عید الاضحی کے موقع پر قربانی نہ کرے اس کا کیا کام ہے کہ وہ ہماری عیدگاہ میں آکر نماز میں شامل ہو۔

سوال :-

کیا قرآن کریم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کا ثبوت ملتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی پیدائش عام بچوں کی طرح تھی اور ان کے باپ یوسف نجار تھے۔

جواب :-

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کا واضح ثبوت قرآن کریم میں موجود ہے کیونکہ حضرت مریم علیہا السلام کو جب بیٹے کی بشارت دی گئی تو انہوں نے اظہارِ تعجب کرتے ہوئے یہ دلیل پیش کی کہ میرے ہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا نہیں اور نہ ہی میں بدکار عورت ہوں۔ پھر جب ان کے بیٹا ہوا تو یہودیوں نے آپ پر یہی الزام لگایا کہ یہ جائز ولادت نہیں اور حضرت مریمؑ نے اسکے جواب میں خدائی قدرت اور اس کے معجزہ ہونے کا حوالہ دیا اور یہ نہیں کہا کہ میرا تو فلاں مرد خاوند ہے۔ (مریم رکوع ۲)

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو حکم و عدل بن کر آئے ہیں نے تصریح فرمائی ہے کہ حضرت مسیح کی پیدائش بن باپ تھی۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں :-

"ہم مسیح کو بن باپ پیدا ہوا مانتے ہیں اور ہماری کتابوں، رسالوں اور اخبار کی بہت سی تحریروں میں لکھا جا چکا ہے۔"

(ملفوظات ۳۷۷/۳)

سوال :-

بعض مخالفین کہتے ہیں کہ تحریک احمدیت کو انگریزوں کی پشت پناہی حاصل رہی۔ اور اسی وجہ سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے انگریزوں کی تعریف کی۔

جواب :-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے انگریزی حکومت کی صرف اس حد تک تائید و تعریف کی ہے کہ اس حکومت نے ملک میں طوائف الملوکی کا خاتمہ کیا اور امن و امان قائم کر کے مذہبی آزادی کی حفاظت کی۔ پس ایک اظہار واقعہ سے زیادہ اسکی حیثیت نہیں کیونکہ آپؑ کا اصل منصب کاسر صلیب ہے اور یہی آپؑ کا دعویٰ ہے پس یہ کیسے ممکن ہے کہ آپؑ انگریزی حکومت کا دوام اور استحکام چاہتے ہوں۔

پس اس زمانہ کے حالات کے بارہ میں یہ ایک حقیقت کا اظہار تھا نہ خوشامد کیونکہ آپؑ کا اصل کام اشاعت اسلام اور مسلمانوں میں دینی وحدت پیدا کرنا تھا۔ اسی طرح یہ خیال بھی غلط ہے کہ احمدیت کو انگریزوں کی پشت پناہی حاصل تھی۔ عقلاً یہ بات اس لئے غلط ہے کہ احمدیت عیسائیت کے مٹانے اور عقیدہ صلیب کو توڑنے اور اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم ہوئی ہے۔ پس ایک عیسائی حکومت اس مقصد و مسلک کی حامل تحریک کی پشت پناہی کیسے کر سکتی تھی۔ دوسرے واقعات بھی اسکے خلاف ہیں۔ اندرونی مخالفت کے علاوہ ۱۹۳۴ء میں حکومتِ انگریزی نے کھل کر تحریک احمدیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور اپنا انتہائی زور صرف کیا کہ کوئی بہانہ مل جائے کہ اس تحریک کو کچل دیا جائے لیکن خداوند تعالیٰ کے فضل سے وہ اپنے اس مذموم مقصد میں ناکام ہوئی۔ بہرحال عقل اور تاریخ دونوں اس الزام کی کھلے بندوں تردید کرتے ہیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور ہمارا قومی فرض

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے نونہالوں کو عیسائیت۔ الحاد اور مغربی تہذیب سے بچانے اور انہیں دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے کما حقہٗ بہرہ ور کرنے کے لئے ۳ جنوری ۱۸۹۸ء کو تعلیم الاسلام سکول کا اجراء فرمایا۔ سکول کے اجراء پر بذریعہ اشتہار تحریک کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں کہ لوگ اس سچے معبود پر ایمان لائیں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا ہے اور نجات حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس مقصد تک پہنچانے کے لئے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کئے جاتے ہیں ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے اُن کو پتہ لگے کہ اسلام کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے اسلام پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں۔۔۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ایسی کتابیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے میں تالیف کروں گا۔ بچوں کو پڑھائی گئیں تو اسلام کی خوبی آفتاب کی طرح چمک اٹھے گی۔ اور دوسرے مذاہب کے بطلان کا نقشہ ایسے طور سے دکھلایا جائے گا جس سے ان کا باطل ہونا کھل جائے گا۔۔۔۔۔۔

اسی لئے میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ سے اسلامی روشنی کو ملک میں پھیلاؤں اور جس طریق سے میں اس خدمت کو سرانجام دوں گا میرے نزدیک دوسروں سے یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس طوفانِ ضلالت میں اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لئے اس راہ میں میری مدد کریں۔ سو میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بالفعل قادیان میں ایک مڈل سکول قائم کیا جائے۔"

(رسالہ تعلیم الاسلام جلد اوّل نمبر ۶ صفحہ ۲۲۲۔ ۲۳۰)

ایک اور جگہ حضور علیہ السلام نے سکول کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری غرض مدرسہ کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے تاکہ یہ علوم خادم دین ہوں ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف اے یا بی اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں۔ ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمتِ دین کے لئے زندگی بسر کریں اور اس لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید دینی تعلیم کے کام کر سکے۔" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء)

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ نصف صدی سے زائد عرصے سے تعلیم الاسلام ہائی سکول مسیح وقت کے بیان کردہ مقاصد کو بطریق احسن پورا کر رہا ہے اور اس سکول سے فارغ ہونے والے طلباء زندگی کے ہر شعبہ میں کامیاب و کامران رہے۔ بیرونی ممالک میں اور اندرونِ ملک کامیابی سے خدمت دین سرانجام دینے والے اکثر مبلغین تعلیم الاسلام سکول کے فارغ التحصیل ہیں کہ اس سکول کے قدیم طلباء میں خود حضرت مصلح موعودؓ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب جیسے بزرگ بھی شامل ہیں۔

سکول میں قرآن مجید باترجمہ پڑھانے اور اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے باقاعدہ انتظام موجود ہے۔ اور دین کی خدمت کا شوق رکھنے والے فاضل اساتذہ یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مروجہ علوم کی تعلیم و تدریس میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے سکول نے ملک بھر میں ایک منفرد اور نمایاں مقام حاصل کر لیا ہے۔ سکول کے میٹرک کے شاندار نتائج اور تعلیم سے متعلق افسران کے شاندار ریمارکس جو انہوں نے سکول کے معائنے کے بعد دئے ہیں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ حال ہی میں ڈائریکٹر آف دی ایجوکیشن راولپنڈی نے سکول کی کارکردگی پر نہایت خوشنودی کا اظہار فرمایا اور اس سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ پس میں احباب جماعت سے یہ گذارش کروں گا کہ وہ اپنے بچوں کو باہر کے گندے ماحول سے بچانے کی خاطر اپنے قومی سکول میں داخل کرائیں تاکہ وہ مرکز میں رہ کر علوم دنیوی کے ساتھ ساتھ دینی علوم بھی حاصل کریں۔ اور خلیفۂ وقت کی قربت کی برکات سے مستفید ہوں بالآخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا جماعت سے ایک مطالبہ احباب کو یاد دلا کر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تیرھواں مطالبہ یہ ہے کہ باہر کے دوست اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں سے جس میں چاہیں تعلیم کے لئے بھیجیں میں عرصے سے دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے مرکزی سکولوں میں باہر کے دوست کم بچے بھیج رہے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ باہر سکول بہت کھل گئے ہیں دوسرے پہلے باہر اتنی جماعتیں نہ تھیں جتنی اب ہیں۔ اب احمدیوں کے بچے اکٹھے ان سکولوں میں چلے جاتے ہیں اور انہیں اس قدر تکلیف نہیں ہوتی جتنی پہلے ہوا کرتی تھی لیکن اس طرح ہماری جماعت کے بچوں کی تربیت ایسی نہیں ہوتی جیسی کہ ہم چاہتے ہیں۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ یہاں پڑھنے والے لڑکوں میں سے بعض جن کی پوری طرح اصلاح نہ ہوئی وہ بھی الا ما شاء اللہ جب بھی قربانی کا موقعہ آیا تو یکدم دین کی خدمت کی طرف لوٹے اور اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔"

(الفضل ۳ نومبر ۱۹۳۴ء خطبہ جمعہ)

ضروری اعلان — امتحان ناصرات الاحمدیہ

جملہ مجالس ناصرات الاحمدیہ کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳ اپریل کو منعقد ہوگا پرچہ جات ارسال کر دئے گئے ہیں جس مجلس کو موصول نہ ہوئے ہوں وہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے منگوا لیں۔ امتحان لینے کے بعد پرچہ جات جس قدر جلد ہو سکے مرکز میں ارسال کر دیں۔

امتحان کے لئے نصاب درج ذیل ہے:۔

چھوٹا گروپ	کتاب ہمارا آقا نصف اوّل	
	التحیات تک نماز باترجمہ	
	کھانا کھانے کے بعد کی دعا۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ چاند دیکھنے کی دعا۔	
بڑا گروپ	جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ (یہ کتاب دفتر لجنہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے) دعا نماز جنازہ۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ روزہ کھولنے کی دعا۔	

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز شعیب احمد کا نکاح ۱۱ اپریل ۱۹۶۷ء کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر کے بعد عزیزہ ام البشارت بنت ملک عبدالعظیم صاحب ٹھیکیدار نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ سے پانچ ہزار روپیہ مہر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھا۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ خاکسار کی درخواست پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود ناسازئ طبع کے نکاح میں شمولیت کے لئے بنفس نفیس تشریف لائے۔ اپنے سامنے نکاح پڑھوایا۔ اور بعد نکاح بھی دعا حضور نے فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو طرفین کے لئے بابرکت کرے۔ اور اسکے اعلیٰ نتائج پیدا کرے۔ آمین۔ (محمد شفیع اسلم آنریری مبلغ سلسلہ احمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

درخواست دعا:۔ میرے بھائی عزیزم شاہد احمد نے فرسٹ ایئر ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے اسکی صحت بہت کمزور رہتی ہے۔ اس کی کامیابی اور صحت کے لئے درخواست دعا ہے نیز میری ہمشیرہ نسیم عظمت نے میٹرک اور بھائی نصرت اللہ نے ریم۔ اے (فرسٹ ایئر) کا امتحان دیا ہے۔ تمام احمدی بہن بھائی انکی کامیابی اور والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ (ڈاکٹر فہمیدہ عظمت فضل ہسپتال ربوہ)

منظوری انتخاب صدر، نائب صدر مجلس موصیاں جماعت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر و نائب صدر مجلس موصیاں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ احباب یہ امر نوٹ فرمالیں کہ صدر موصیاں سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔ لہٰذا مندرجہ ذیل جماعتوں میں اگر قبل ازیں سیکرٹریان وصایا کی منظوری ہو چکی ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ سیکرٹری وصایا کا چارج بھی صدر موصیاں کو دیدیں۔

نام جماعت	نام صدر	وصیت نمبر
چک ۵۰ / ۱۲-ل ضلع منٹگمری	قریشی عبد الحق صاحب	۱۴۷۸۷
فورٹ سنڈیمن کوئٹہ و قلات	مستری لعل خان صاحب	۱۴۹۲۳
چک ۶۳ مراد محمود آباد ضلع بہاولنگر	ڈاکٹر غلام محمد صاحب حق	۱۵۰۳۴
حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	مولوی محمد ابراہیم صاحب	۹۱۲۰
حلقہ وحدت کالونی لاہور	چوہدری محمد اعظم صاحب بوتالوی	۴۹۹۲
کوٹ گھٹی ضلع سیالکوٹ	چوہدری سردار خان صاحب	۱۰۳۶۶
[illegible] ضلع جیکب آباد ،،	چوہدری غلام قادر صاحب	۹۲۱۲
نوکوٹ ضلع تھرپارکر	محمد عبد اللہ صاحب	۶۱۶۹
کوٹ احمدیہ ،،	سعید احمد صاحب ڈسپنسر	۱۰۳۶۸
بستی جھبول ضلع رحیم یار خاں	میاں محمد اسمٰعیل صاحب	۵۲۱۴
دار الیمن ربوہ	چوہدری مظفر حسین صاحب	۹۶۹۲
نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور	ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب	۵۶۹۵
نواب شاہ	ڈاکٹر عبد القدوس صاحب	۴۷۳۲
چک ۳۵۴ ج ب قادر آباد ضلع لائلپور	چوہدری محمد حنیف صاحب	۱۶۶۸۵
چک ۲۲۹ ج ب سودھی ضلع لائلپور	شیخ محمد علی صاحب	۱۴۶۷۶
چک جھمرہ ضلع لائلپور	میاں محمد لطیف صاحب	۳۹۳۷
چاہ اسماعیل والا ضلع ڈیرہ غازیخان	حاجی ریحان خان صاحب	۱۴۴۵
بھاگووال ضلع سیالکوٹ	نواب دین صاحب	۱۶۶۳
سیالکوٹ شہر	حاجی محمد یعقوب صاحب	۷۵۰۲
ہری پور ہزارہ	مولوی رحیم داد صاحب	۴۶۳۵
میرپور خاص	مولوی شوکت حسین صاحب شاد	۷۳۵۴
سمندری ضلع لائلپور	چوہدری قدرت اللہ صاحب	۱۷۷۷۴
سرگودھا شہر	حافظ مسعود احمد صاحب	۶۷۴۷
قلات	عبد المجید صاحب پریکٹیشنر	۲۶۵۹
دار الصدر جنوبی ربوہ	حکیم خورشید احمد صاحب	۸۴۸۹
دوالمیال ضلع جہلم	قاضی عبد الرحمٰن صاحب	۱۰۰۰
[illegible] ضلع جہلم	میاں محمد بخش صاحب	۳۴۴۴
چکوال ،،	میاں مبارک احمد صاحب	۱۱۹۳۵
چک ۲۹۵ گ ب [illegible] ضلع لائلپور	چوہدری ضیاء الحق صاحب	۴۱۶۸
چک ۵۸ [illegible] ضلع لائلپور	میاں عمر حیات صاحب	۱۳۶۷۵
راولپنڈی	مرزا عبد الحق صاحب	۱۷۷۷۴
جھنگ صدر	میاں ناصر علی صاحب	۴۸۹۱

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری اور دیگر کلاسز (پہلی تا آٹھویں) میں داخلہ ۱۷ اپریل ۶۷ء سے ۲۱ اپریل ۶۷ء تک جاری رہے گا۔ سکول ہذا میں تعلیم دلانے والے احباب اپنے بچوں کو داخل کروا کر ادارہ کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

(ضروری کوائف دفتر سکول ہذا سے معلوم کئے جا سکتے ہیں)

(ہیڈ مسٹرس)

زمیندار احباب سے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کے موقع پر احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ ملک سے غذائی قلت دور کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ اس ضمن میں حضور نے گندم کی نئی اقسام کا حوالہ بھی دیا۔ گندم کی جو فصل اب تیار ہے اس میں بہت سی نئی اقسام ایسی ہیں جو زیادہ پیداوار دیتی ہیں۔ مثلاً میکسی پاک۔ پنجامو۔ لرما روجو وغیرہ جن احباب نے یہ اقسام کاشت نہ کی ہوں ان کو ابھی سے آئندہ کے لئے ان اقسام کا بیج حاصل کر لینا چاہیئے۔ اپنے ارد گرد کے زمیندار دوں سے یا محکمہ زراعت سے اسکے حصول میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر احباب کو کوئی دقت ہو تو نظارت زراعت کو اپنی ضرورت سے مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے ان نئی اقسام کا بیج حاصل کیا جائے۔

(ناظر زراعت)

جماعت احمدیہ خانیوال کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲ اپریل ۱۹۶۷ء کو زیر صدارت مکرم جناب عبد الکریم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان منعقد ہوا۔ خاکسار نے تلاوت و نظم کے بعد صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی اس کے بعد مکرم قریشی ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے تقریر کی اور دوستوں کو سلائیڈ کے ذریعہ غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی کامیاب مساعی کے مناظر دکھائے۔ اس جلسہ میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع ملتان)

لجنات اماء اللہ کیلئے شعبہ اصلاح و ارشاد کا پروگرام

۱۔ ماہ اپریل میں لجنات اصلاح و ارشاد کے لئے ایک جلسہ خاص اہتمام کے ساتھ منعقد کریں جس میں زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت مستورات کو بھی شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اس جلسہ کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں۔

۲۔ اصلاح و ارشاد کا چندہ ہر ماہ باقاعدگی سے جمع کریں اور مرکز میں بھجوائیں

۳۔ ہر احمدی خاتون کسی نہ کسی غیر از جماعت بہن کی احمدیت کے بارہ میں غلط فہمیوں کو دفع کرنے کی کوشش کریں۔

۴۔ غیر از جماعت مستورات کے ایڈریس مرکز میں بھجوائیں تا انہیں لٹریچر بھجوایا جائے

۵۔ مرکز سے لٹریچر منگوائیں اور تقسیم کریں اور اسکی مرکز اطلاع دیں۔

۶۔ سلسلہ کی اہم کتب زیر مطالعہ رکھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں

۷۔ اسلام اور احمدیت کے اہم امتیازی مسائل پر لجنات کے اجلاسوں میں تقاریر کریں اور تمام بہنوں کو یہ مسائل اور ان کے دلائل سکھانے اور یاد کرانے کی کوشش کریں۔

۸۔ اصلاح و ارشاد سے متعلق جملہ مساعی کی رپورٹ باقاعدگی سے ہر ماہ بھجوائیں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشارت احمد صاحب آف رحمت آباد نزد لطیف نگر فارم کی بچی عزیزہ نعیمہ بیگم تین چار روز بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس سے پیشتر عزیزہ کے تین بچے یکے بعد دیگرے فوت ہو چکے ہیں۔ تمام بھائی اور بہنوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ عزیزہ کے لئے دعائے نعم البدل فرما دیں۔

محمد اکبر خانی اکاؤنٹنٹ نور نگر فارم تحریک جدید انجمن احمدیہ

ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ۔ ضلع تھرپارکر

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (مینیجر)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● اسلام آباد ۱۴ اپریل۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل اعلان کیا کہ امریکہ نے پاکستان کی فوجی امداد بند کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس سے اگرچہ ہمارے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ کیونکہ ہمارے پاس زیادہ تر اسلحہ امریکی ہے لیکن اس کے باوجود ہم امریکہ کی خوشامد نہیں کریں گے انہوں نے کہا کہ امریکہ کے اس اقدام سے پاکستان اور بھارت کے تنازعات کے پر امن تصفیہ میں جو رکاوٹ اور جو اثرات مرتب ہوں گے ان کے بارے میں ہم نے اپنی تشویش اور مایوسی سے واشنگٹن کو مطلع کر دیا ہے۔

ترجمان نے کہا کہ امریکہ کا فیصلہ ہمارے لئے باعث حیرت نہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ امریکی حکومت کے اس موقف کی تردید کی ہے کہ امریکہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جوں کی توں حالت برقرار رکھنا اور ان کے تنازعات کو طے کرانا چاہتا ہے

وزارت خارجہ کے ترجمان نے اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے فوجی امداد کی پالیسی پر جو نظرثانی کی ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ پاک بھارت تنازعات کے بارے میں مجاہدانہ رویہ اور سخت ہو جائے گا۔ اور کشمیر میں ... کی روکش میں نرمی پیدا ہونے کے امکانات معدوم ہو جائیں گے۔

● لاہور ۱۴ اپریل۔ امریکی محکمہ اطلاعات کے ایک مطابق واشنگٹن میں اعلیٰ امریکی حکام نے کہا ہے کہ امریکہ سے فوجی امداد بند ہونے کے بعد پاکستان اور بھارت نے کمیونسٹ ممالک سے فوجی امداد حاصل کرنے کی کوشش کی تو امریکہ کو بڑی مایوسی ہوگی امریکی حکام کا کہنا ہے کہ اس طرح پاکستان اور بھارت کے درمیان اسلحہ کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔

امریکی حکام کے مطابق امریکہ نے پاکستان اور بھارت کی فوجی امداد ستمبر ۶۵ء میں بند کی تھی۔ مارچ ۱۹۶۶ء میں دونوں ممالک کو غیر ملکی فوجی سامان کی ترسیل پر پابندی نرم کی گئی۔ لیکن اب امریکہ دونوں ممالک کو ٹینک، بکتر بند گاڑیاں اور جنگی طیارے ہرگز فراہم نہیں کرے گا۔ البتہ امریکہ ان ملکوں کو فوجی سامان کے فاضل پرزے فروخت کرے گا۔ اس فروخت میں بھی یہ بات مدنظر رکھی جائے گی کہ دونوں ممالک میں اسلحہ کی درآمد نہ ہو۔

● اسلام آباد ۱۴ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان پاکستان میں قیام کے دوران صدر ایوب سے بین الاقوامی صورت حال اور کشمیر کو ختم کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے آئندہ لائحہ عمل کے بارے میں تبادلہ خیالات کریں گے۔

پاکستان کے ذمہ دار سیاسی حلقوں نے کل اس بات کی تردید کی کہ اوتھان پاک ہند اختلافات دور کرنے کے لئے کوئی تجویز پیش کریں گے۔ صدر ایوب کے علاوہ اوتھان، پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ سے بھی ملاقات کریں گے۔

● راولپنڈی ۱۴ اپریل مرکزی وزیر مواصلات خان عبدالصبور خان نے بتایا ہے کہ قومی اسمبلی کا اجلاس ۱۷ مئی سے شروع ہوگا۔ اور جولائی کے پہلے ہفتہ تک جاری رہے گا۔ خان اے صبور نے جو قومی اسمبلی میں قائد ایوان بھی ہیں۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو بتایا کہ اس کا فیصلہ کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا جو کل صدر ایوب کی صدارت میں ہوا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ۶۸-۱۹۶۷ء کا بجٹ ایوان میں ۱۰ جون کو پیش کیا جائے گا۔

● ہیگ ۱۴ اپریل ہالینڈ حکام نے گزشتہ روز روس کی ہوائی سروس ”ایروفلوٹ“ کے سربراہ لارڈ ڈیار گلوخوف کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ہیگ کے پبلک پراسیکیوٹر کا کہنا ہے کہ مسٹر ڈلاڈیار گزشتہ کئی ماہ سے ان کے ملک کے راز حاصل کرنے میں مصروف تھے۔ مسٹر دلا ڈیار کی گرفتاری پر روسی حکومت نے زبردست احتجاج کیا ہے لیکن ڈچ حکام نے ان کا احتجاج مسترد کر دیا ہے ڈچ قوانین کے تحت مسٹر دلا ڈیار کو چھ سال تک کی سزا دی جا سکتی ہے

● ماسکو ۱۴ اپریل۔ مارشل آندرے گریچکو کو روس کا نیا وزیر دفاع مقرر کیا گیا ہے وہ معاہدہ وارسا کی مسلح افواج کے سربراہ ہیں۔

● نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ بھارت کی طرف سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان کو ”نہرو امن پرائز“ کا مستحق قرار دیا گیا اور انہیں ایک لاکھ روپے کا چیک پیش کیا گیا۔ اوتھان کو یہ اعزاز بھارت کے صدارتی کمیشن نے ایک خاص تقریب میں دیا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

”یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے۔ اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت، شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔“

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پہ خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔ اب جو بنیاد تم نے اٹھائی تھی اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے۔ یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب قربانی قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔“

(دفتر امانت تحریک جدید ربوہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۷ء کے صفحہ ۶ پر ”دعائے نعم البدل“ کے زیر عنوان جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں سہو کتابت سے بچی کی بجائے والدہ کا لفظ شائع ہو گیا ہے جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔

مکرم نذیر احمد صاحب خادم گورنمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کی والدہ کا جسم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ ان کی بچی عزیزہ طاہرہ نسیم کا ۱۴ اپریل ۱۹۶۷ء بعمر ۲ ماہ وفات ہوئی تھی۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کے بارہ شمارے حاصل کیجئے

ناظم اشاعت انصار اللہ مرکزیہ

نیکیوں میں اتنا اعلیٰ نمونہ پیش کرو کہ اس میں کوئی قوم تمہارا مقابلہ نہ کر سکے

اگر تم ایسا کرو گے تو دنیا کے معلّم اور استاد بن جاؤ گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ (آیت ۶۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ (مسابقت) ایک طبعی اور فطری جذبہ ہے جو ہر انسان کے اندر پایا جاتا ہے۔ اسلام نے اس طبعی جذبہ کی طرف مومنوں کو ان آیات میں توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ تمہارا کام ہر میدان میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے۔ اگر تم معمار ہو تو تمہاری کوشش ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا معمار تم سے آگے نہ بڑھے اگر تم صناع ہو تو تمہاری کوشش ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا صناع تم سے آگے نہ بڑھے اگر تم موجد ہو تو تمہاری کوشش ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا موجد تم سے آگے نہ نکل سکے۔ اگر تم ڈاکٹر یا طبیب ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا ڈاکٹر یا طبیب تم سے اس فن میں آگے نہ نکلے۔ اسی طرح تمہیں دیانت اور امانت میں اتنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے کہ کوئی قوم اس نیکی میں تمہارا مقابلہ نہ کر سکے اگر تم ایسا کرو گے تو تم دنیا کے معلّم اور استاد بن جاؤ گے اور لوگ تمہارے پیچھے چلنے پر مجبور ہوں گے مجھے یاد ہے مسٹر سٹرک لینڈ کواپریٹو سوسائٹیز کے ایک انگریز رجسٹرار تھے وہ ایک دفعہ شملہ میں مجھے ملے اور کہنے لگے کہ آپ کی جماعت میں جو چندہ وصول کرنے کا کام کرتے ہیں وہ کس طرح دیانتداری سے کام کرتے ہیں میں تو جسے بھی مقرر کرتا ہوں وہ تھوڑے دنوں میں ہی خائن ثابت ہو جاتا ہے اور مجھے اسے نکالنا پڑتا ہے میں نے کہا ہمارے ہاں لوگ اس لئے بددیانتی نہیں کرتے کہ ان کا ایمان ہے کہ بددیانتی انسان کے ایمان کو ضائع کر دیتی ہے وہ اس وقت انگلستان چھٹی پر جا رہے تھے کہنے لگے کہ اگر میں واپس آیا تو میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ کواپریٹو سوسائٹیز کے انسپکٹر پہلے چھ ماہ کے لئے امام جماعت احمدیہ کے پاس بھیج دیئے جایا کریں تاکہ وہ ان میں دیانت کی روح پیدا کریں۔ ہماری جماعت کی برتری کا یہ احساس اس انگریز رجسٹرار کے دل میں اسی لئے پیدا ہوا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہمارا ہر فرد نیکی میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس سے آگے نہ نکل جائے۔ اگر یہ جذبہ مسابقت قومی رنگ میں پیدا ہو جائے اور ہر فرد نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے تو دنیا کے تمام جھگڑے اور فسادات مٹ جائیں اور امن اور صلح کا دور دورہ ہو جائے میں نے کئی دفعہ اپنی جماعت کے مخالفین کے سامنے یہ بات پیش کی ہے کہ گالیاں دینا اور برا بھلا کہنا کوئی خوبی کی بات نہیں اگر تم ہماری جماعت کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو اس طرح مقابلہ کرو کہ اگر ہم نے بیرونی ممالک میں سو جگہ اپنے تبلیغی مشن قائم کئے ہوئے ہیں تو تم دو سو جگہ اسلام کے تبلیغی مشن قائم کرو اگر ہم پانچ یا دس ہزار آدمی سالانہ غیر مذاہب میں سے اسلام میں شامل کرتے ہیں تو تم بیس ہزار آدمی سالانہ غیر مذاہب میں سے اسلام میں شامل کرو اگر ہمارے اندر دو ہزار واقفین زندگی پائے جاتے ہیں تو تم اپنے اندر چار ہزار واقفین زندگی پیدا کر کے دکھاؤ اور ہم سے بڑھ کر اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پھیلانے کی کوشش کرو۔ مگر اس مقابلہ کی طرف کوئی نہیں آتا گالیاں دے کر اور جھوٹے الزامات لگا کر وہ چاہتے ہیں کہ انہیں غلبہ حاصل ہو جائے مگر اسلام ایسے گندے مقابلوں کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر تم نے مقابلہ ہی کرنا ہے تو نیکی اور تقویٰ میں کرو۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور تعلق باللہ میں کرو اسلام کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے پھیلانے میں کرو۔ دنیوی ترقی کی تدابیر میں کرو۔ اور گندے مقابلوں میں اپنی طاقتیں خرچ نہ کرو"

(تفسیر کبیر)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چودھویں مرکزی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چودھویں مرکزی تربیتی کلاس ۲۰؍اپریل بعد جمعہ ربوہ میں شروع ہو رہی ہے یہ کلاس ۱۳؍مئی تک جاری رہے گی۔ تفصیلی پروگرام عنقریب الفضل میں شائع کر دیا جائے گا۔

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ جو خدام اس سال میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوئے ہیں انہیں اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے بھجوائیں۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ کلاس میں شامل ہونے والے ہر خادم کے پاس قرآن مجید ضرور ہو۔

(محمد شفیق قیصر مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان اور بھارت کو فوجی امداد نہ دینے کے متعلق

امریکہ نے دوسرے ممالک پر بھی دباؤ ڈالنا شروع کر دیا

واشنگٹن ۱۵؍اپریل:- امریکہ بین الاقوامی سطح پر پاکستان اور بھارت کے لئے فوجی ہتھیاروں کی سپلائی بند کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں اس نے روس، فرانس، برطانیہ اور دوسرے ممالک سے رابطہ قائم کر لیا ہے اور یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اگر بھارت اور پاکستان کو ہتھیار مہیا ہوتے رہے تو برصغیر کا امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اور دونوں ملکوں میں اسلحہ کی دوڑ مسلسل جاری رہے گی۔

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے واشنگٹن بتایا کہ ہم نے ان ملکوں سے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کو ہتھیاروں کی فراہمی محدود رکھی جائے۔ ضروری ہے انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ جن ملکوں سے اس بارہ میں امریکہ نے صلاح و مشورہ کیا ہے ان میں سے اکثر نے دونوں ملکوں کے درمیان اسلحہ کی دوڑ پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

ترجمان نے کہا کہ ہم اسلحہ مہیا کرنے والے ممالک سے اس بارہ میں صلاح مشورے جاری رکھیں گے انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ امریکہ نے فوجی امداد بند کرنے اور فاضل پرزوں کی فروخت کو محدود کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر پاکستان اور بھارت کے احتجاجی مراسلے موصول ہو گئے ہیں یا نہیں۔ لیکن انہوں نے اعتراف کیا کہ دونوں ملکوں نے اس بارہ میں جس قسم کے ردّعمل کا اظہار کیا ہے وہ ہمیں معلوم ہے

ترجمان نے کہا کہ امریکہ نے فوجی امداد کے بارہ میں جو نئی پالیسی بنائی ہے اس کے اعلان سے قبل متعلقہ ممالک کو اس بات سے آگاہ کر دیا گیا تھا کہ امریکہ کیا اقدام کرنے والا ہے انہوں نے کہا کہ جن ملکوں کو یہ اطلاع دی گئی تھی ان میں سنٹو، نیٹو میں شریک ممالک اور روس شامل ہیں

واشنگٹن میں امریکی حکام سے بھارتی وفد کی ملاقاتیں

واشنگٹن ۱۵؍اپریل۔ امریکہ کی طرف سے فوجی امداد بند ہونے پر ایٹمی پھیلاؤ کے معاہدہ پر دستخط کرنے کے معاملے میں بھارت کا رویہ اور زیادہ سخت ہو گیا ہے اور اس نے اشارۃً یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ وہ اپنی سلامتی کے پیش نظر ایٹم بم بنانے کی کوششیں اور تیز کر دے گا۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم انڈیا کے سیکرٹری مسٹر ایل کے جھا اور بھارت کے ایٹمی کمیشن کے چیئرمین مسٹر وکرم سارا بھائی واشنگٹن میں امریکی وزراء اور دفتر خارجہ کے حکام سے بات چیت میں مصروف ہیں اس سے قبل وہ لندن اور ماسکو میں بھی اسی نوعیت کے مذاکرات کر چکے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲